سوال

(95)پہلے تشہد میں درود

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین، مقتیان دین شرح متین کہ چار رکعت نماز، یعنی ظہر وعصر وغیرہ میں دو رکعت کے بعد قعدہ میں صرف تشہد ہی پڑھنا ہوتا ہے یا درود اور دعا وغیرہ بھی؟ جیسا کہ آخری قعدہ میں پڑھا جاتا ہے۔ بینوا وتوجروا (سائل: مجیب الرحمٰن منگوئی۔ گوجرانوالہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

احادیث صحیحہ مرفوعہ کے عموم واطلاق کے مطابق پہلے قعدہ میں درود پڑھنا جائز ہے۔ وہ احادیث یہ ہیں:

۱۔ حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا کہ ہمیں آپ پر سلام پڑھنے کا طریقہ تو معلوم ہے، پس ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو آپ نے فرمایا: کہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ۔ الحدیث (صحیح مسلم: باب الصلوة علی النبی ﷺ ج ۱ ص ۱۷۵)

۲۔ حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالُوا: یَا رَسُولَ اللّٰہِ کَیْفَ نُصَلِّی عَلَیْکَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "قُولُوا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِہِ وَذُرِّیَّتِہِ،۔ الحدیث (صحیح البخاری: ج ۱ ص ۴۷۷)

''صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ فرمایا: کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِہِ وَذُرِّیَّتِہِ۔ وزاد ابن خزیمة فکیف نصلی علیک إذا نحن صلینا علیک فی صلاتنا وھذہ الزیادة رواھا ابن حبان والدار قطنی والحاکم وأخرجھا أبو حاتم وابن خزیمة فی صحیحیھما۔ (سبل السلام: ج ۱ ص ۱۹۳ والنووی: ج ۱ ص ۱۷۵)

امام ابن خزیمہ نے مزید یہ بھی روایت کیا ہے کہ جب ہم نماز میں آپ پر درود پڑھیں تو کون سے الفاظ استعمال کریں، تو آپ نے فرمایا یوں کہا کر: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ الحدیث۔

امام محمد بن اسماعیل الامیر الصنعانی ارقام فرماتے ہیں:

الحدیث دلیل علی وجوب الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلاۃ بظاہر الامر (أعنی قولوا) وإلی ھذا ذھب جماعۃ من السلف والائمۃ والشافعی وإسحاق ودلیلھم الحدیث مع الزیادۃ الثابتۃ۔ (سبل السلام: ج۱ ص۱۹۳)

''یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نماز میں رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا واجب ہے کہ قولوا (صیغہ جمع مذکر امر حاضر معروف) کا ظاہر اسی کا مقتضی ہے۔ صحابہ کی ایک جماعت اور ائمہ اسلام اور امام شافعی، امام اسحاق بن راہو کا یہی مذہب ہے۔''

امام نووی فرماتے ہیں:

وذھب الشافعی وأحمد رحمھما اللہ إلی انھا واجبۃ لو ترکت لم تصح الصلوۃ وھو مروی عن عمر وابنہ عبداللہ رضی اللہ عنھما وھو قول الشعبی۔ (نووی ج۱ ص۱۸۵)

''اگرچہ احناف اور جمہور کے نزدیک نماز میں درود پڑھنا سنت ہے تاہم) امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے ان کا کہنا یہ کہ اگر درود چھوڑ دیا جائے تو نماز صحیح نہ ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی کچھ مروی ہے اور امام شعبی کا بھی یہی قول ہے۔''

امام شوکانی رحمہ اللہ وضاحت فرماتے ہیں کہ قولوا کے صیغہ سے استدلال کیا گیا ہے کہ نماز میں تشہد کے بعد درود پڑھنا واجب ہے۔ حضرت ابن عمر، ابن مسعود رضی اللہ عنہم، جابر بن زید، شعبی، محمد بن کعب ابو جعفر باقر، معادی وقاسم، الشافعی، احمد بن حنبل واسحق اور ابن مواز اسی طرف گئے ہیں اور ابو بکر ابن العربی مالکی نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ (نیل الاوطار: ج۲ ص۳۱۸)

ان احادیث سے بہر حال اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں تشہد کے بعد درود ضرور پڑھنا چاہیے۔ رہی یہ بات کہ آخری تشہد کے بعد پڑھنا اور پہلے تشہد میں نہ پڑھنا تو گزارش ہے کہ اس تقسیم اور تخصیص کا ذکر کسی صحیح مرفوع حدیث میں موجود نہیں۔

امام شوکانی رحمہ اللہ اگرچہ نماز میں درود کے وجوب کے قائل نہیں تاہم وہ اس تقسیم اور تخصیص کی تردید فرماتے ہیں کہ درود کو آخری تشہد کے ساتھ مخصوص کر دینا اتنا کمزور موقف ہے کہ اس پر نہ کوئی صحیح حدیث دلالت کرتی ہے اور نہ ضعیف حدیث اور وہ تمام احادیث جن سے قائلین وجوب نے دلیل پکڑی ہے وہ بھی درود کے لیے آخری تشہد کی تخصیص نہیں کرتیں۔ (نیل الاوطار: ج۲ ص۱۸)

محدث عصر الشیخ البانی رحمہ اللہ ارقام فرماتے ہیں:

''یعنی نبی اکرم ﷺ نے درود شریف کے لیے دونوں تشہدوں میں سے کسی ایک کو خاص نہیں کیا۔ لہٰذا یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے تشہد میں بھی درود پڑھنا جائز ہے۔ امام شافعی کا یہ مذہب ہے جیسا کہ ان کی کتاب ''الام'' میں اس کی تصریح موجود ہے اور امام شافعی کے اصحاب کے نزدیک بھی یہی مسلک صحیح ہے، جیسا کہ امام نووی نے ''المجموع'' میں اس کی وضاحت کی ہے۔ مزید براں بہت ساری احادیث میں تشہد میں رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے کا حکم ہے مگر اس مشار الیہ تخصیص کا اشارہ تک نہیں ملتا۔ بلکہ وہ عام اور ہر ایک تشہد کو شامل ہیں ارمانعین کے پاس حجت کے قابل کوئی دلیل موجود نہیں۔ (صفۃ الصلوۃ للشیخ الالبانی: ص۱۴۳، ۱۳۲)

اسی طرح عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث میں تشہد کے الفاظ کے بعد ثُمَّ لِیَتَخَیَّرْ أَحَدُکُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَہُ، فَلْیَدْعُ بِہِ رَبَّہُ عَزَّ وَجَلَّ کے الفاظ بھی موجود ہیں۔ (نیل الاوطار: باب الامر بالتشھد الاول وسقوطہ بالسھو ج۲ ص۲۸۱) اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ کے بعد اپنی پسندیدہ دعا اپنے رب تعالیٰ سے مانگتا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ پہلے تشہد میں درود نہ پڑھنے والوں کے پاس کوئی صحیح مرفوع حدیث موجود نہیں۔ لہٰذا مذکورہ بالا احادیث کے عموم کے مطابق پہلے تشہد میں درود پڑھنا بلاشبہ جائز اور مشروع عمل ہے اور مانعین کے پاس صرف عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی دو روایتیں ہیں۔ ایک ضعیف ہے، اور دوسری موقوف ہے یعنی ابن مسعود کا اپنا قول ہے۔ مرفوع حدیث نہیں۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: عون المعبود ج۱ ص۳۷۰تا۳۷۳)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص362

محدث فتویٰ